اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

فریڈم فلوٹیلا پر حملہ اسرائیلی جارحیت کا ایک اور اقدام

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی ۔ مہتمم جامعہ

31 مئی کی علی صبح اسرائیلی کمانڈوز نے غزہ کے محصورین کے لیے امداد لے جانے والی بحری بیڑے پر حملہ کیا۔ جس میں تقریباً 20 بے گناہ اور نہتے رضا کار جاں بحق اور 60 سے زائد زخمی ہوئے۔ فریڈم فلوٹیلا نامی یہ بحری بیڑہ نو بحری جہازوں پر مشتمل تھا۔ جس میں سوار 40 ممالک سے تعلق رکھنے والے 700 افراد 10 ہزار ٹن سے زائد خوراک، ادویات اور دیگر ضروریاتِ زندگی کے اشیاء غزہ کے 15 لاکھ محصورین کے لیے لے کر جا رہے تھے۔ یہ بحری بیڑہ ترک امدادی ادارے ''ہومینٹرین ریلیف فاؤنڈیشن'' کی سربراہی میں بھیجا جا رہا تھا۔ گو کہ اسرائیل شروع ہی سے اس قافلہ کو طاقت کے ذریعہ روکنے اور اس پر حملہ آور ہونے کی دھمکیاں دے رہا تھا۔ لیکن عام تأثر یہ تھا کہ پہلے ہی سے عالمی سطح پر تنہائی اور دباؤ کا شکار اسرائیل ایسی کوئی جرأت کر کے مزید ہزیمت اور پشیمانی کا سامنا نہیں کر سکے گا۔

لیکن گزشتہ اندوہناک واقعہ نے مغربی ذرائع ابلاغ اور اقوام میں اسرائیل کے حق میں نرم گوشیاں ختم کر کے اپنے دامن پر بے پناہ داغوں میں ایک اور بڑے داغ کا اضافہ کر دیا۔ گزشتہ سال جون میں بھی فری غزہ تحریک نے اسی طرح آئرلینڈ کے نوبل انعام یافتہ ادبی شخصیت ے ریڈے گویئر کی سربراہی میں ممبران پارلیمنٹ، صحافیوں، رضا کار تنظیموں کے نمائندوں وغیرہ اور امدادی سامان پر مشتمل بحری بیڑہ غزہ داخل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن سارا سامان اور بحری جہاز اسرائیل نے ضبط کر کے اس کے شرکاء کو اپنے ملکوں میں ڈی پورٹ کر دیئے۔ حالیہ امدادی قافلہ تشکیل دینے کا فیصلہ مشرقِ وسطیٰ کے لیے اقوام متحدہ کے ریلیف سربراہ جان گنگ کے مئی کے آغاز میں دیئے گئے اس بیان کے بعد کیا گیا جس میں جان گنگ نے عالمی برادری سے کھلے سمندر کے راستے غزہ میں امدادی سامان بھیجنے کی اپیل کی تھی۔ لیکن اس دفعہ بھی اس امدادی بحری بیڑے کا راستہ روک کر اسرائیل نے اپنی وحشیت اور درندگی کے عزم پر فخر کا اظہار کیا۔ اس حوالہ سے اسرائیلی وزیر دفاع ایہود بارک کا بیان ملاحظہ ہو:

'' کہ فوج نے طے شدہ منصوبہ کے تحت اپنے ٹارگٹ کو نشانہ بنایا، ہم شمالی امریکہ یا مغربی یورپ میں نہیں بلکہ مشرقِ وسطیٰ میں رہ رہے ہیں۔ جہاں کمزور پر رحم کھانے کا کوئی تصور نہیں۔ اسرائیلی حکومت غزہ کے امدادی جہاز پر حملے سے خوش ہے۔ فوج نے وہی کچھ کیا جو اسے کرنا چاہیے تھا ''۔

دوسری طرف عالم اقوام کی طرف سے اس واقعہ کے خلاف کوئی معقول الفاظ میں سنجیدگی ظاہر نہیں کی گئی۔ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے فلسطینیوں کے قاتل اسرائیل کے خلاف صرف نرم قرارداد منظور کی جس میں اس حملے کی فوری شفاف اور غیر جانبدارانہ انکوائری کرانے اور زیر حراست رضا کاروں وامدادی جہازوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر اسی قاتل اسرائیل کے لیے مستقبل میں خطرہ

بننے والے ملک ایران کے خلاف سخت پابندیاں لگادیں۔ جس کے تحت 40 ایرانی کمپنیوں وافراد کے ساتھ لین دین پر پابندی سے ان اشخاص کے اکاؤنٹس منجمد کردیے گئے۔

اسی طرح فوری طور پر ان قراردادوں پر عمل درآمد شروع ہوا۔ جبکہ کئی دہائیوں قبل اسی اقوام متحدہ نے کشمیر کے بارے میں قرار داد منظور کی تھی۔ جن پر عمل درآمد آج تک نہیں ہوسکا۔ اور آخر کار قراردادوں پر عمل کی بجائے جدوجہد آزادی کرنے والوں کو دہشت گرد قرار دیا۔ دوسری طرف مشرقی تیمور کے باغیوں کو مسلم ملک انڈونیشیا کے عدم استحکام کے لیے خوب مدد دی گئی اور مشرقی تیمور کو علیحدہ آزادی دلوائی گئی۔ سوڈان میں عیسائی بغاوت کو کامیاب نہ کراسکے تو بالآخر مسلم ملک سوڈان کے صدر عمر البشیر کو جنگی مجرم قرار دیا گیا۔

یورپ کے وسط میں بوسنیا کے مسلم عوام پر سرب افواج مسلسل کئی سالوں تک ظلم کے پہاڑ توڑتے رہے۔ لیکن آج تک ان کے ساتھ ہمدردی کا کوئی اظہار تک نہیں کیا گیا۔ اور افغانستان کی صورتحال تو زیادہ واضح ہے کہ 30000 میل دور سے آکر افغان عوام کے حکومت کو ختم کر کے قبضہ کرنے والا امریکہ دہشتگرد نہیں بلکہ کینٹینروں میں دم گھٹنے اور توپوں کے ذریعہ اُڑانے سے جام شہادت نوش کرنے والوں، اجتماعی جنازوں اور اجتماعی کھائیوں میں دفن کیے جانیوالوں کو دنیا بیک آواز دہشتگرد پکار رہی ہے۔

آج ساری دنیا کے حالات وواقعات پر نگاہ ڈال کر معلوم ہوتا ہے کہ ساری سیاست کا محور اسلام اور مسلمان ہیں۔ حضورؐ کی شان میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت ہو یا انٹرنیٹ پر قرآن پاک کی آیات میں تحریف کی کوشش، مذہبی آزادی ہر فرد کا بنیادی حق لیکن انتہاپسند یورپ میں حجاب، میناروں یا آذان پر پابندی۔ اور اس طرح کے دیگر مزید واقعات سے بخوبی جان لینا چاہیے کہ اسلام اور اہل مغرب کا تعاصب مقناطیس کے ریپلشن (دفعی عمل) کے مانند اسکے اکٹھا کرنے کی جتنی بھی کوشش کی جائے ناممکن ہے۔

ان نازک حالات میں امتِ مُسلمہ اور خصوصاً مسلم حکمرانوں کے افکار و کردار غیرت اسلامی کے خلاف ہے۔ اور او۔ آئی۔ سی بھی آج تک اپنی ذمہ داریوں سے ناآشنا نظر آرہی ہے۔ ایسے دور میں عالمی سطح پر واحد قوت ترکی امتِ مُسلمہ کے آنکھوں کی ٹھنڈک اور خلافتِ عثمانیہ کے دور کی یاد تازہ کررہی ہے۔

خصوصاً ترک وزیراعظم طیب اردگان اور صدر عبداللہ گل کی قیادت پر رشک آتا ہے کہ اس امدادی بیڑے کے ارسال کے ذریعہ ساری دنیا پر اسرائیل مظالم اور وحشیانہ عزائم کو ثابت اور واضح کردیا۔ اور یہی امتِ مُسلمہ کو دعوت اور پیغام ہے کہ آج ایک مرتبہ پھر القدس کی آزادی کے لیے صلاح الدین ایوبی، مسلمان بھائی کی پُکار کے لیے احمد شاہ ابدالی مسلمان بہن کی پُکار کے لیے محمد بن قاسم اپنے دیس کی آزادی کے لیے سید احمد شہیدؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اسامہ بن زیدؓ اور ابو مسلم خولانیؒ پیدا کرے جو طارق بن زیاد کی طرح اپنی کشتیاں جلائیں۔ تاکہ امتِ مُسلمہ ایک مرتبہ پھر اپنی تاریخ دہرا کر پوری دنیا پر اسلام کا جھنڈا لہرا سکے۔

جیسا کہ علامہ اقبال فرماتے ہیں:

چیں وعرب ہمارا ، ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں، ہم وطن ہے ، سارا جہاں ہمارا